مکمل ناول

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

دنیا کی بہترین کہانیاں
عمران ڈائجسٹ
شائع ہوگیا ہے

دنیا بھر سے
منتخب دلچسپ
کہانیاں

دلکش تحریروں کا مجموعہ

۲۵

عمران ڈائجسٹ

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

[illegible]

زی ٹی وی کا مشہور پروگرام

کھانا خزانہ

نیا ایڈیشن

سنجیو کپور

خوبصورت تصاویر کے ساتھ

حسین و خوبصورت گیٹ اپ

قیمت صرف =/250 روپے

ملنے کا پتا:

مکتبہ عمران ڈائجسٹ

37 اردو بازار، کراچی

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

[illegible]

♥ ♡ ♡ ♥

[illegible]

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

UrduPhoto.com
UrduPhoto.com
UrduPhoto.com

تو پہنچ آئے زندگی میں۔ اور اور سلمان۔ کس قدر ایڈنگ اور امپریسو پرسنیلٹی ہے اس کی اور ایک ولی تک فیملی سے تعلق ہے اس کا۔ مجھے تو سب کچھ مل گیا جو میں نے چاہا تھا۔ لو تابش! میں بہت خوش ہوں۔"

وہ حواس باختہ چہرہ لیے اسے دیکھتا رہا پھر پلٹ کر نیچے اتر گیا۔

♥ ♡ ♡ ♥

بڑا عجیب محبت کا یہ فسانہ ہے
دل ہے تیرا تو کسی اور کا دیوانہ ہے
جو جس کو چاہتا ہے وہ اسے نہیں ملتا
کیسا دستور ہے دنیا کا کیا زمانہ ہے

ایک بادلوں بھری شام کھڑکی کے راستے کمرے میں اتر آئی۔ تو اس نے کھٹ سے اسے بند کر دیا۔ بہت دیر تک وہ اس شام کو اپنے کمرے میں پر پھیلاتے دیکھتا رہا اور جب اس شام کی خوشبو میں بارش کی خوشبو شامل ہوئی تو وہ اٹھ کر کھڑکی میں جا کھڑا ہوا۔ ہوا اپنی ہتھیلیوں پر نرم پھوار لیے گزری۔ وہ خاموشی سے صحن کے پتوں، پام کے پودوں، امرود کی شاخوں پر برستی بوندوں کو دیکھتا رہا۔ پھر نیچے چلا آیا۔ سرخ برآمدہ بھیگ رہا تھا۔ اس نے گردن موڑ کر دیکھا۔ تو تحیر سا آنکھوں میں اتر آیا۔ کچن کا دروازہ بند تھا۔ وہ جانتا تھا زوبیہ کو سردیوں کی بارش بہت پسند تھی۔ جب سب اپنے اپنے کمروں میں گرم ہیٹر کے سامنے ڈرائی فروٹ کھاتے، چائے پیتے گزارتے تھے۔ وہ خاموشی سے اپنا کپ اٹھا کر باہر نکل آتی تھی اور یہیں کسی ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر گھنٹوں بھیگتے صحن اور درختوں کو دیکھا کرتی تھی۔

"سردیوں کی بارش مجھ سے باتیں کرتی ہے تابش! مجھے لگتا ہے اس کائنات میں کچھ اور نہیں ہے۔ بس بارش ہے۔ ہوا، درخت، خوشبو، بادل اور میں۔ یہ احساس [illegible] ہیں۔ مجھ سے کہتے ہیں۔ پتوں میں [illegible] یہ چڑیاں صرف [illegible] آتی ہیں۔"

اس نے پلٹ کر دیکھا۔ امرود کی شاخوں پر بیٹھی چڑیاں پھر سے اڑیں اور گھنے پتوں میں جا چھپیں۔

تو آج بارش سے باتیں کرنے والی لڑکی کہاں گئی۔

وہ دروازہ کھول کر اندر چلا آیا۔ نیم تاریک کمرے میں نجانے کون کون بیٹھا تھا مگر بول صرف دادی رہی تھیں۔

"اپنی چاہے صورت پر نحوست برس رہی ہو۔ لڑکی خوبصورت ہو۔ خود کے پلے خاک نہ ہو مگر لڑکی امیر ہونی چاہیے۔ میں کہتی ہوں اپنے گریبان میں تو جھانک لے بندہ۔ آئینے میں ایک بار اپنی بھی صورت دیکھ لے پھر کرے ایسی خواہش۔ پر نہیں دماغ عرش پر ہیں سب کے۔ اپنی اوقات سے بڑھ کر مانگتے ہیں۔"

وہ نادم سا ہو گیا۔ لگا یہ سب دادی نے اس کے لیے کہا ہے۔ جس پل اس نے منال کی خواہش کی تھی۔ یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ خود کیا ہے۔۔۔ اور منال وہ بھی اس سے بہتر شخص کی خواہش کر سکتی ہے۔

وہ خاموشی سے پچھلے برآمدے میں نکل آیا۔ سرسبز و شاداب کیاریاں بارش میں بھیگ کر کچھ اور نکھر آئی تھیں۔ بھیگی بھیگی سی شام سبز پتوں سے لپٹ رہی تھی۔ وہ آگے بڑھنے کو تھا پھر ٹھٹک گیا۔ وہ دونوں بازو گھٹنوں کے گرد لپیٹے ان میں چہرہ چھپائے رو رہی تھی۔ ہاں اس کی سسکیوں کی آواز وقفے وقفے سے بلند ہو رہی تھی۔ بوندیں ایک تواتر سے گر رہی تھیں۔ ان آنسوؤں سے ان کی آشنائی بہت پرانی تھی۔ وہ [illegible] سا آگے بڑھا۔

"زوبیہ!" تابش اس کے قریب بیٹھا۔ زوبیہ کی سسکی لبوں میں ہی دم توڑ گئی۔

"کیا ہوا زوبیہ۔۔۔؟" تابش نے اس کا [illegible] اور وہ اس کے نرم لہجے پر بکھر گئی۔ [illegible] روئی۔ وہ پریشان ہو گیا۔

"کچھ بتاؤ بھی زوبی! کسی نے کچھ کہا ہے؟"

وہ یونہی سسکیاں بھرتی رہی۔ تابش کو [illegible] اسے دیکھنے کچھ لوگوں کو آنا تھا۔ وہ [illegible] تڑپ اٹھی۔

"مجھ میں کیا ہے جسے وہ دیکھنے آئیں [illegible]

UrduPhoto.com

ساتھ میری تو بل لگتے ہیں۔"

"ایسے مت کہو۔ تم میں کس چیز کی کمی ہے۔"

"میری زندگی۔ میری زندگی کی کمی ہے مجھ میں۔ تمہارے سے مجھ
اس کے چہرے میں کچھ بھی ایسا ہے جسے دیکھ کر
کوئی رک جائے۔ واپس نہ جانے کی خواہش
رہے۔ نہیں ہے۔" وہ بکھر کر کہہ رہی تھی۔ تابش
نے دیکھا وہ روتی ہوئی نم زدہ آنکھیں اس کے کس قدر
قریب تھیں۔ اسے لگا وہ ان نمکین پانیوں میں بہہ جائے
گا۔

"اچھا وہ تو مت۔"

"کیوں نہ روؤں اپنی تذلیل پر۔ میں نے مان لیا
ہے اس حقیقت کو تسلیم کر چکی ہوں۔ پھر کیوں
آ جاتے ہیں یہ بار بار مجھے ذلیل کرنے میں کہاں سے
لاؤں چاند چہرہ ستارہ آنکھیں۔ کیا میں نے خود بنایا ہے
خود کو۔ یہ سب ظاہری شکل و صورت ہی کیوں
دیکھتے ہیں۔ خوبصورت دل کیوں نہیں دیکھتے، پاکیزہ
روحیں کیوں نہیں پرکھتے۔"

"یہ سب دیکھنے سے محروم ہیں نوریہ!" تابش کو اپنی
آواز کہیں دور سے آتی محسوس ہوئی۔

تواتر سے گرتی بوندوں نے بہت غور سے اس کی
آنکھوں میں جھانکا۔ وہ نظریں جھکا گیا۔

"تمہیں میرا سلیقہ، تعلیم، تہذیب، ادب تو اب
تک بھی کہیں نظر نہیں آتا۔ کیوں نظر نہیں آتا تابش
کیوں؟ لیکن تم نہیں سمجھو گے۔ تمہارے تو اپنے
معیار۔ تم کیا جانو ٹھکرائے جانے کی اذیت کیسی ہوتی
ہے؟ اور میں۔ میں تو بار بار ٹھکرائی جاتی ہوں۔ او
میرے خدا۔ رجیکٹ ہونا کس قدر اذیت ناک
ہے۔ تم کبھی نہیں سمجھو گے تابش! کبھی نہیں۔"

آج سے قبل تابش کبھی نہیں سمجھ سکا تھا مگر آج
وہ اذیت اس کی رگ رگ میں شامل [illegible]
[illegible] نوریہ کو دیکھا۔ جانے
[illegible]
[illegible] وہ روتے روتے تھک
[illegible]

سے اس کے گالوں پر آنسو ٹپک رہے تھے۔ اس کے
چہرے پر بھی ایسی ہی شکستگی تھی۔ گویا وہ سب کچھ
ہار کر سمٹتی جا رہی تھی۔

"اٹھو۔" تابش نے جھک کر اس کا ہاتھ تھاما۔ وہ
خاموشی سے کھڑی ہو گئی۔ تابش نے اس کے چہرے کو
پکڑ کر اس کے آنسو پونچھے۔ پھر نرمی سے گویا ہوا تھا۔

"رونا تو کسی بھی مسئلے کا حل نہیں۔ چلو اندر چلتے
ہیں۔ سردی بہت زیادہ ہے۔"

وہ خاموشی سے اس کے ساتھ ہولی۔

♥ ▽ ▽ ♥

کٹھن ہے زندگی کتنی
سفر دشوار کتنا ہے
کبھی پاؤں نہیں چلتے
کبھی رستہ نہیں ملتا
ہمارا ساتھ دے پائے
کوئی ایسا نہیں ملتا
فقط ایسے گزاروں تو
یہ روز و شب نہیں کٹتے
کٹتے تھے کبھی پہلے
وہ لمحے اب نہیں کٹتے
مجھے پھر بھی میرے مالک
کوئی شکوہ نہیں تجھ سے
میں جاں پر کھیل سکتا ہوں
میں ہر دکھ جھیل سکتا ہوں
اگر تو آج ہی کر دے
محبت ہم سفر میری

جب پانچویں بار وہ تخت پر اوندھا پڑا صغیر انور کی
اسی نظم کو دہرانے لگا تو وہ کھرپی ہاتھ میں لیے قریب
آئی۔

"بس کرو تابش! اب تو اسے گئے بھی پندرہ دن
ہو گئے۔"

"اچھا۔" وہ ایک دم خاموش ہو کر بولا تھا۔

"ہاں۔ لیکن مجھے یوں لگتا ہے جیسے وہ ابھی بھی
یہیں ہے ہمارے درمیان۔" نوریہ اسے واقعی بہت